Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۱ صلح ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب کوئی انسان مصائب میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کا باعث اُس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں

مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا لیکن وہ رفتہ رفتہ انسان کو ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں

"جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے اِس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپِ دِق ہے کہ ابتداء میں اس کا پتہ بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے۔ ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اُسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا لیکن تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے جب تک کہ کُل اَخلاقِ رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔

سب سے اوّل آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی مگر آدم میں تکبّر نہ تھا اِس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی اُمّید ہے لیکن شیطان نے تکبّر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں متکبّر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہُنر ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہُنر سلبِ خودی کا ہوتا ہے ان میں خودی نہیں رہتی وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبّر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سر میں شدید درد ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ صلح (بروز جمعۃ المبارک)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ قیامِ جماعت کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں اب چودہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کے لئے تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی۔ موجودہ صدی کے بقیہ چودہ پندرہ سال میں ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کرنی ہے اور درجہ بدرجہ ایسے کام سر انجام دینے ہیں کہ جو اگلی صدی کے دوران اسلام کے موعودہ غلبہ کے عظیم بالشّان ظہور میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔ یہ کام درجہ بدرجہ جماعت کے سامنے آتے رہیں گے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے واضح فرمایا کہ گزشتہ سال جس کے آغاز میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا گیا تھا مالی میدان میں تیاری کا سال تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں احبابِ جماعت نے بہت اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور بڑھ چڑھ کر اِس فنڈ کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائے۔ دوسرا سال جو امسال مارچ کے بعد شروع ہوگا علمی میدان میں تیاری کا سال ہوگا۔ اِس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اِس طرف توجہ پھیری ہے کہ ہمارے جو عقائد ہیں اور جو حقیقی اسلام پر مبنی ہوتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں ملے ہیں اور اِس زمانہ میں جن کی معرفت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں نصیب ہوئی ہے بار بار جماعت کے سامنے آتے رہیں۔

حضور نے فرمایا اِس سال کا پروگرام یہ ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا مناظرانہ بحثوں میں پڑے بغیر ان عقائد میں پختہ ہو جائے۔ اِس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عطا ہونے والی معرفت اور بصیرت کی روشنی میں مختلف عقائد کے بارہ میں متعدد ایسے

(باقی صفحہ)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطابع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ر ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

خدا تعالیٰ کو کارساز بنانے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اپنی کامیابی کے لئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا کارساز بنائیں اور کلّی طور پر اُسی کی طرف منقطع رہتے ہوئے اُس سے اُس کی تائید و نصرت کے طلبگار رہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
وَكِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹، ۱۰)

ترجمہ:- اور چاہیئے کہ تُو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

سورۃ المزمل میں ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تبتّل الی اللہ اور توکّل علی اللہ کی تلقین کی ہے اور ان دو صفات سے متصف ہونے کو ان کے لئے لازمی قرار دیا ہے اُس نے بعض ایسے مخصوص اعمال کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جنہیں خلوصِ نیت سے بجالائے بغیر کسی انسان کو بھی تبتّل الی اللہ اور توکّل علی اللہ کی توفیق نہیں مل سکتی اور اسے یہ شرف حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا کارساز بنا لے اور خدا تعالیٰ اُس کی تمام ضرورتوں اور حاجات کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں خود پورا کرتا چلا جائے اور کسی کو ایسا موقع نہ دے کہ وہ اسے حقیقی معنوں میں کوئی گزند پہنچا سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مخصوص اعمال صالحہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنٰى مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ
وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَ
اللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ
أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضٰى ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ
فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَآخَرُونَ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ
وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ
تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَ
اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (المزمل آیت ۲۱)

ترجمہ:- تیرا رب جانتا ہے کہ تُو دو تہائی رات سے کچھ کم نماز کے لئے کھڑا رہتا ہے اور کبھی کبھی نصف کے برابر اور کبھی ایک تہائی کے برابر۔ اور اسی طرح تیرے کچھ ساتھی بھی۔ اور اللہ رات اور دن کو چھوٹا بڑا کرتا رہتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ تم پوری طرح نماز کے وقت کا اندازہ نہیں لگا سکتے پس اُس نے تم پر رحم کیا ہے۔ چاہیئے کہ قرآن میں سے جتنا میسّر ہو تم رات کے وقت پڑھ لیا کرو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ تجارت کی غرض سے سفر پر بھی نکلیں گے اور کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے بھی نکلیں گے۔ پس ہم (بغیر حد بندی کے کہتے ہیں) قرآن میں سے جتنا میسّر آسکے پڑھ لیا کرو۔ اور نمازیں قائم کرو اور زکوٰتیں دیا کرو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے پاس پالو گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تبتّل الی اللہ اور توکّل علی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ مومن راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نماز تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور طلب نصرت کے لئے گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کریں۔ پھر وہ انفرادی عبادت پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ باہم مل کر خاص التزام کے ساتھ باجماعت نمازوں کا اہتمام کریں نہ صرف زکوٰۃ خاص تعہد سے ادا کریں بلکہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں اپنے مالوں کا بہترین حصہ خرچ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور پھر اپنے ان نیک اعمال پر نازاں نہ ہوں بلکہ بکثرت استغفار کرتے رہیں۔ اس طرح تدبیر اور دعا دونوں کے کمال تک پہنچا کر نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں اور خشیت کے ساتھ ساتھ اُس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں بلکہ اُس کے رحم و کرم پر نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ پُر امید رہیں۔ اگر وہ مندرجہ بالا طریق کے مطابق تدبیر اور دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کریں گے۔ تو یہ سمجھا جائے گا کہ انہوں نے واقعی اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنا لیا ہے۔ اس کے بغیر اگر کوئی شخص محض زبانی اقرار کو ہی کافی سمجھتا اور اسی پہ ہی تکیہ کرتا ہے تو اسے ہرگز بھی توکّل علی اللہ حاصل نہیں اور اس نے ہرگز بھی خدا تعالیٰ کو کارساز نہیں بنایا۔

سالِ نو مبارک ہو

صد شکرِ الٰہی کہ نیا سال چڑھا ہے
انسان کا اک اور قدم آگے بڑھا ہے

ہر گھر میں نئے سال کے آنے کا ہے چرچا
ہر سمت مبارک ہی مبارک کی صدا ہے

سب خورد و کلاں خوش ہیں کہ اک سال کے بدلے
پل بھر میں عطا حق نے نیا سال کیا ہے

جو سال بھی مل جائے غنیمت ہے غنیمت!
دُنیا میں ہمیشہ کے لئے کون جیا ہے

گزرے نہ عبث عمر کا اک لمحہ بھی ہرگز
اے مردِ خردمند ترا اس میں بھلا ہے

واپس نہیں لوٹے کبھی گزرے ہوئے اوقات
پیغام نئے سال نے یہ سب کو دیا ہے

یہ سال یہ دن رات یہ ہفتے یہ مہینے
سچ پوچھو تو اک سلسلۂ بانگِ درا ہے

آگے بڑھو آگے بڑھو، آگے بڑھو آگے
ہر رہروِ منزل کو یہی اُس کی صدا ہے

والعصر کی آیات بھی دیتی ہیں یہ پیغام
انسان جو مومن نہیں گھاٹے میں رہا ہے

ہر روز تری نُصرت و تائید کے جلوے
مولیٰ تری ہم بندوں پہ کیا کم یہ عطا ہے

یہ کوہ یہ صحرا یہ گلستاں یہ بہاریں
جس سمت نظر اُٹھتی ہے تُو جلوہ نما ہے

کیا کہتے ترے رنگ کے اے رنگوں کے مالک
ہر شئی پہ یہاں تیرا عجب رنگ چڑھا ہے

اسلام کے حق میں ہو مبارک یہ نیا سال
تجھ سے مرے پیارے یہ بصد عجز دُعا ہے

کافر ہو کہ مومن ہو، موحّد ہو کہ مشرک
ہر اک کے لئے در تری رحمت کا کھلا ہے

صدیقِ گنہگار پہ بھی چشمِ کرم ہو
مُدّت سے ترے در پہ پشیمان کھڑا ہے

(محمد صدیق امرتسری)

27
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ قرآن مجید

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل)

(۵)

انقلابی کتاب

قرآن مجید کی چھٹی اور آخری خصوصیت میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ تمام الہامی صحیفوں اور مذہبی کتابوں میں حقیقی طور پر صرف قرآن مجید ہی انقلابی کہلانے کا مستحق ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو اس وقت نازل ہوئی جبکہ دنیا ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم: ۴۲) کا نظارہ پیش کر رہی تھی اور خصوصاً عرب جہالت اور تاریکی اور گمراہی میں غرق تھا مگر اس ظلماتی زمانہ میں کتاب اللہ نے قبل از وقت یہ خبر دی کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (ابراہیم ۴۹) کہ قرآن مجید کے طفیل ایسا تغیرِ عظیم ہوگا کہ یہ زمین ہی بدل جائے گی اور دنیا کے نقشہ پر ایک نئی زمین، ایک نیا آسمان اور ایک نیا نظام قائم ہو جائے گا۔ اسی طرح قرآن مجید ہی نے یہ خبر دی کہ فِیْہِ ذِکْرُکُمْ (الانبیاء: ۱۱) کہ اے دنیا بھر کے کمزور اور بے زر اور بے زور مسلمانو! جو حقیر اور کمزور سمجھے جاتے ہو قرآن تمہیں شرف اور عزت کے بلند معیار تک پہنچا دے گا۔ پھر بتایا:۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ۔

(النور: ۳۷)

یعنی جن گھروں میں نورِ قرآنی ہوگا وہ دین و دنیا کی تمام رفعتوں تک پہنچیں گے اور خدا کے ذکر اور اس کی عبادت سے ہر وقت معمور رہیں گے۔

اسی طرح پیشگوئی فرمائی:۔

وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوَارِثِیْنَ۔

(قصص: ۶)

ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو لوگ اس سرزمین میں کمزور سمجھے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث بنا دیں۔

قرآن مجید کی یہ پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہوئیں اور قرآن اور آنحضرت کی قوتِ قدسیہ نے چند سالوں کے اندر کتنی حیرت انگیز تبدیلی روئے زمین پر پیدا کر ڈالی۔ یہ مذہبی تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔

قرآن کا پیدا کردہ انقلاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو لفظوں میں اس کا کیا بلیغ نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلاب عظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرۂ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔"

(چشمہ معرفت غالباً ص ۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر، بے زور، بے کس، اُمّی، یتیم، تنہا، غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں کہ ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا ۔۔۔۔۔ آج دنیا میں وہ کونسی کتاب ہے جو ان سب باتوں میں قرآن شریف کا مقابلہ کر سکتی ہے؟"

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۲۶-۱۲۸)

؎ وہ تاجِ قیصر و کسریٰ وہ کرّ و فرِ شاہانہ
ہوا سب کچھ فدا جو نبی محمدؐ کے گدا پہنچے

صحابہؓ اور انوارِ قرآنی کی اشاعت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر یہ بھاری انقلاب چونکہ قرآن مجید ہی کی بدولت واقع ہوا تھا اس لئے وہ اس پاک کلام پر جان و دل سے فدا ہو گئے اور عاشقانہ جوش سے اس کے انوار و تعلیمات کی اشاعت کے لئے جان تک کی بازی لگا دی۔ چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوتِ اسلام کے لئے ممالکِ شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے اور ملتِ محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلادِ جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا ۔۔۔۔۔ اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قدم گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کے لئے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے"

(نجم الہدیٰ ص ۸۔ ترجمہ از عربی)

حاملینِ قرآن کا بلند مقام

خدا تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں صحابہ کرامؓ پر ہوں جنہوں نے اپنے خون سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور اپنی جانیں نچھاور کرکے قرآنی باغ کو ہرا بھرا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَکْرِمُوْا حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ فَمَنْ اَکْرَمَھُمْ فَقَدْ اَکْرَمَنِیْ

(فردوس دیلمی بحوالہ جامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ ص ۱۸۱)

قرآن پھیلانے والوں کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔

پھر فرمایا:۔

حَامِلُ الْقُرْاٰنِ حَامِلُ رَایَۃِ الْاِسْلَامِ۔ مَنْ اَکْرَمَہٗ فَقَدْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ۔

(ایضاً)

قرآن کے حامل اسلام کے علمبردار ہیں۔ جس نے ان کی عزت کی اس نے خدا کی عزت کی۔

انقلابِ قرآنی کے دوبارہ رونما ہونے کی خبریں

قرآن مجید چونکہ عالمگیر کتاب ہے اسلئے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات بھی قیامت تک ختم نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ خود قرآن مجید نے سورہ جمعہ رکوع ۱ میں خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ آخرین میں بھی ہوگی اور اس طرح دوبارہ قرآنی انقلاب برپا کیا جائے گا۔ اس پیشگوئی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَوْ کَانَ الْعِلْمُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ قَوْمٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ"

(معجم صغیر ج ۱ ص ۲۴۳)

اگر کسی زمانہ میں علم قرآن ثریا سے بھی اوپر چلا گیا تو ابنائے فارس کی ایک قوم اس کو پھر واپس لے آئے گی۔

علاوہ ازیں قرآن میں ہے

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

اس آیت میں خوشخبری دی گئی کہ آخری زمانہ میں مسیح محمدی کے ذریعہ قرآن مجید کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا جیسا کہ احادیث ابو داؤد جلد ۲ ص ۲۰۲ اور قدیم تفاسیر سے ثابت ہے (ابن جریر جلد ۲ ص ۵۸ تفسیر حسینی سورۃ صف) اور سپین کے شہرہ آفاق صوفی کامل حضرت محی الدین ابن عربی نے ظہور مہدی کو "الساعۃ" قرار دیا (تفسیر الشیخ الاکبر ج ۲ ص ۱۰) اور اپنے کشفی علم کی بناء پر "ذالک الکتاب" کا یہ مطلب سمجھا کہ قرآن مجید کو جس طرح مہدی موعود پڑھے گا اور کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔ (تفسیر الشیخ الاکبر برحاشیہ عرائس القرآن ج ۱ ص ۱۶ مطبع نولکشور) اسی طرح آیت "اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" کی تفسیر یہ فرمائی کہ خدا کے نور سے زمین کے جگمگا اٹھنے کا قرآنی وعدہ بھی مہدی موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا (ایضاً ص ۲۴۱) نیز "عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" کی یہ پُر معارف تشریح کی کہ مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم مقام ختم الولایت ہے جس میں دنیا کا ہر فرد بشر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرے گا اور فرماتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز انقلاب بھی ظہور مہدی کے ساتھ وابستہ ہے (ایضاً ص ۳۸۲)

"ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے"

جماعت احمدیہ کا عالمگیر جہاد کبیر

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ ان پاک قرآنی نوشتوں کے مطابق مسیح محمدی کی جماعت قرآن مجید اور سیدنا خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلند کرنے کے لئے پوری سرفروشی سے اشاعت قرآن کا جہاد کبیر کر رہی ہے جس کے

میں خدا کے فضل سے قرآن مجید کو از سر نو شوکت رفتہ حاصل ہوتی جا رہی ہے اور لاکھوں انسان جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتے تھے اب سو نہیں سکتے جب تک حضور علیہ السلام پر درود نہ پڑھ لیں۔

دُنیا میں آج حاملِ قرآن کون ہے؟
گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے؟

علامہ نیاز فتحپوری مرحوم نے مجاہدین احمدیت کی نسبت لکھا تھا:۔

"آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا اسلام کی صحیح تعلیم۔۔۔۔ کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں۔۔۔۔۔۔ اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ و افریقہ و ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔" ۱؎

ایک پُر شوکت پیشگوئی

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پُر شوکت پیشگوئی عرض کرتا ہوں فرماتے ہیں:۔

"آج دنیا کے ہر براعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔۔۔۔ ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں سے ــــ اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے مخالفت میں خواہ کتنی ہی بڑھ جائے گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑ ہا کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن

حقوق العباد کی ادائیگی اور احباب جماعت

حقوق العباد کی ادائیگی مومن کا ایک اہم فریضہ ہے جسے بہر حال ادا کرنا چاہیئے۔ بالخصوص جماعت احمدیہ کے احباب کو خاص طور پر اس بارے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احباب پر حقوق العباد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ صرف دعویٰ ہی نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے جسے خدا تعالیٰ چاہتا ہے بھائیوں کے حقوق اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی کو پورت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات و اعمال و افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے جب حقیقی ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آجاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی انسان خود بخود کرنے لگتا ہے۔"

البدر ۲۱ اگست ۱۹۰۳ء

ناظر اصلاح و ارشاد

ماہنامہ خالد

اس علمی مجلہ میں قرآنی تعلیمات، احادیث، الملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، اخلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرت بزرگان سلف، علماء جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین، خدام کے اپنے مضامین، مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور اہم مرکزی اعلانات شامل ہوتے ہیں۔ کیا آپ اس رسالہ کے خریدار ہیں؟ اگر خریدار نہیں تو اپنے نام اس علمی اور دینی رسالہ کا اجراء کروا کر استفادہ فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد)

درخواست دُعا

گذشتہ سال مئی میں دکان لٹ جانے کی وجہ سے میرا کافی نقصان ہوا۔ اب چھوٹے پیمانہ پر کاروبار شروع ہوا ہے ایک قرض بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے میں پریشان ہوں نیز بعض اور بھی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ احباب سے ان مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

شیخ عبد الرحیم مالک مسعود کلاتھ ہاؤس
ہول سیل کلاتھ مرچنٹ بلال مارکیٹ گول کچہری جلیوالی ٹاہلی پنڈ

یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔

دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی)
طبع اول

قسم اس ذات کی جس نے محمدؐ کو کیا پیدا
قسم اس ذات جس نے ہے بنایا اس کا شیدا
یقیناً لشکرِ شیطاں شکستِ فاش کھائیگا
علم اسلام کا سارے جہاں پر لہلہائے گا
(خادمؔ)

۱؎ ماہنامہ نگار لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء ص ۱۱۷، ۱۱۹ بحوالہ ملاحظات نیاز ص ۵۴ مرتبہ مولوی محمد اجمل صاحب شاہد) الناشر جماعت احمدیہ کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(یکم اکتوبر ۷۴ئہ تا ۱۵ ر نومبر ۷۴ئہ)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	مکرم عبد المنان خاں صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ	۱۰/- روپے
۲	" ماہر احمدؐ و طاہر احمدؐ صاحبان	۲۰/- "
۳	" منیجر صاحب P.I.A گولبازار ربوہ	۵۰/- "
۴	محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ دار الصدر شرقی - ربوہ	۱۰/- "
۵	سلیم احمد صاحب ابن محفوظ الرحمٰن صاحب ربوہ	۱۰/- "
۶	شمیم اختر صاحبہ نیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰/- "
۷	سراج دین صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۰/- "
۸	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۳۰/- "
۹	محترمہ مسز ظفر ملک صاحبہ c/o لئیق احمد صاحب طاہر ربوہ	۱۵/- "
۱۰	مکرم محمد عبد اللہ خاں صاحب ڈرائیور محمد علی سوسائٹی کراچی	۱۲/- "
۱۱	" محمود الحسن صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۲۵/- "
۱۲	محترمہ سیدہ زہرہ حسین صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد	۴۰/- "
۱۳	مکرم R.A.ROSY ضلع شیخوپورہ	۱۰/- "
۱۴	محترمہ بیگم صاحبہ این اے نسیم صاحب راولپنڈی	۲۰/- "
۱۵	" بیگم صاحبہ سید ناصر علی صاحب SITE کراچی ۱۶	۹۰/- "
۱۶	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۱۳۲ سرگودھا	۱۰/- "
۱۷	" ملک غلام نبی صاحب ربوہ	۱۰/- "
۱۸	" چوہدری محمدؐ اشرف صاحب چک ۲۴ ش	۵۰/- "
۱۹	" ملک عبد العزیز صاحب بھٹی سمن آباد لاہور	۱۰۰/- "
۲۰	" سلطان رشید صاحب کوٹ فتح خاں کیمل پور	۱۰۰/- "
۲۱	محترمہ قانتہ صالحہ صاحبہ فرید ٹاؤن ساہیوال	۴۰/- "
۲۲	مکرم راجہ غالب احمد صاحب گلبرگ لاہور	۷۰/- "
۲۳	محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ محمد علی سوسائٹی کراچی	۷۵/- "
۲۴	مکرم ضیاء اللہ صاحب ضیاء منزل گجرات	۲۵/- "
۲۵	" حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ	۱۰/- "
۲۶	" فضل حسین صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی	۲۰/- "
۲۷	" احمد علی صاحب پیراں غالب ملتان	۱۰/- "
۲۸	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کراچی	۳۰/- "
۲۹	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰/- "
۳۰	محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۳۰/- "
۳۱	مکرم محمد احمدؐ صاحب سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	۳۰/- "
۳۲	" منیجر مظفر علی صاحب اصغر مال سکیم "	۲۵/- "
۳۳	محترمہ میمونہ اکرم صاحبہ افتخار روڈ لاہور چھاؤنی	۱۰۰/- "
۳۴	" اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سونگی دار الرحمت ربوہ	۱۰/- "
۳۵	" اہلیہ صاحبہ صوفی محمدؐ ابراہیم صاحب " "	۱۰/- "

(باقی)

وقفِ عارضی بلا شرط ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی غیر مشروط ہے۔ کسی واقف کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ جگہ مقرر کرے کہ مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق چونکہ اخراجاتِ سفر و طعام خود واقف کے ذمہ ہوتے ہیں اس لئے اسے یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ معین کردے کہ میں اتنے فاصلہ تک جاسکوں گا۔ مگر اسے یہ اجازت نہیں کہ لکھے کہ مجھے فلاں جماعت میں بھجوایا جائے۔ جماعت کا فیصلہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے ایماء کے ماتحت مرکز سے ہوتا ہے۔ الہامی واقفین وقفِ عارضی کو اس شرط کے لگانے کی بھی اجازت نہیں کہ مجھے فلاں شخص کے ساتھ وفد میں بھیجا جائے۔ جملہ واقفین پر واضح رہے کہ وقف عارضی بلا شرط ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقف کی قربانی خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے پانے کے لئے کی جاتی ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوانی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصار اللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔

لہذا زعماء کرام مستقل طور پر ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بروقت ان کی رپورٹیں مرکز میں پہنچتی رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان برائے مطالعہ کتب

ماہ جنوری ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "فتح اسلام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مقامی و اضلاع اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور آخر ماہ میں امتحان لیکر مرکز کو مطلع فرمائیں۔ کتاب کی قیمت فی نسخہ ۲۵/ ا روپے ہے جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان ولادت

۲۵ دسمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم اصغر علی صاحب اختر ابن چوہدری رحمت اللہ صاحب آف چک ۹۳ T.D.A ضلع مظفر گڑھ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مبلغ انچارج گھانا کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام طارق احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

(ایس۔ ایم۔ اختر۔ ربوہ)

بازیافتہ اشیاء

مورخہ ۲۰ ر دسمبر ۷۴ئہ بروز جمعہ بوقت ۸ بجے شام ریلوے کراسنگ سے آگے مسجد اقصیٰ کے چوک کے درمیان ایک بند ڈبہ (پونڈ چائے والا سائز) جس میں کچھ سامان ہے۔ پڑا ہوا ملا ہے۔

جن صاحب کا ہو نوعیتِ سامان اور نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(معمار نور احمد مرتضیٰ۔ دفتر جائیداد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ایمان اور اپنے عمل اور اپنی قربانیوں کے ذریعہ اسلامی زندگی کا نمونہ پیش کرو

حتیٰ کہ ہر شخص اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ اس زمانہ میں بھی اسلام پر عمل کیا جا سکتا ہے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مختلف قسم کے بہانے لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں تاکہ شریعت کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ آخر کونسی دُنیوی ذمہ داریاں تھیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ پر نہ تھیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ دُنیا کے تمام کاموں سے قریباً فارغ ہو کر دین کے کاموں میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ وہ زمیندار تھے مگر بہت کم زمینداری کرتے تھے۔ وہ تاجر تھے مگر بہت کم تجارت کرتے تھے۔ سال میں چار پانچ لڑائیاں انہیں لڑنی پڑتی تھیں اور ایک ایک لڑائی کے لئے بعض دفعہ پندرہ پندرہ بیس بیس دن سفر کرنا پڑتا تھا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر دشمن سے جنگ کرنے والے صحابہؓ کون تھے؟ وہی تاجر اور وہی زمیندار تھے جن کی معاش کا دارومدار ہی تجارت اور زمینداری پر تھا مگر باوجود اِس کے جب بھی خدا کی طرف سے آواز آتی وہ فوراً اپنے تمام کاموں کو چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہو جاتے۔ جہاد پر انکو جتنا وقت صرف کرنا پڑتا تھا اُس کا اندازہ اِس سے ہو سکتا ہے کہ سال میں اُن کو چار پانچ لڑائیاں لڑنی پڑتی تھیں اور ہر لڑائی پر سفر سمیت دو تین ہفتہ یا اِس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا۔ اِس سے تم سمجھ سکتی ہو کہ دُنیا کے کاموں کے لئے اُن کے پاس کتنا وقت بچتا تھا۔ مگر باوجود اِس کے کہ دُنیا کی ذمہ داریاں اُن پر بھی تھیں، اُنکے بھی اہل وعیال تھے، اُن کی بھی بیویاں اور بچے تھے۔ اور باوجود اِس کے کہ اُن کا بہت سا وقت جبری طور پر لے لیا جاتا تھا پھر بھی وہ نماز روزہ کی پابندی میں لگے رہتے تھے۔

وہ لوگ خواہ کچھ کریں میں احمدی خواتین سے کہتا ہوں کہ تم نے نئے سرے سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اسلام کو دوبارہ زندہ کریں گی اگر یہ عہد مومنانہ ہے منافقانہ نہیں تو تمہیں اِس عہد کے مطابق اپنی ساری زندگی ڈھالنی پڑے گی۔ اسلام پہلے ہی دشمنوں کی نگاہ میں زیر الزام ہے۔ اسلام پہلے ہی دشمنوں کے تیروں کی آماجگاہ بنا ہؤا ہے۔ اسلام پہلے ہی ہزاروں قسم کے مطاعن اور اعتراضات کا ہدف بنا ہؤا ہے۔ اگر تم نے بھی کمزوری دکھائی تو تم اسلام کو اور زیادہ بدنام کرنے والی بنو گی۔ اگر تم واقعہ میں اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر سکتیں تو بجائے اِس کے کہ تم اِسلام کے لئے بدنامی کا موجب ہو تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اِس سلسلہ کو چھوڑ دو۔ لیکن اگر واقعہ میں تمہیں یقین پیدا ہو چکا ہے کہ یہ سلسلہ سچا ہے اور تم رسمی طور پر نہیں بلکہ حقیقی طور پر سمجھتی ہو کہ خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی صداقت کو تم نے دیکھ لیا اور سمجھ لیا ہے اور اِس پر ایمان رکھنا تمہاری نجات کے لئے ضروری ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم سلسلہ کی بدنامی کا موجب نہ بنو بلکہ اپنے ایمان اور اپنے عمل اور اپنی قربانیوں اور اپنی للّٰہیت کے ثبوت کے ساتھ اسلامی زندگی کا وہ نمونہ پیش کرو جس کو دیکھ کر ہر شخص اِس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ اِس کاروباری زمانہ میں بھی جب دین پر دُنیا کو مقدّم کیا جا رہا ہے اسلام پر عمل کیا جا سکتا ہے اور اس کا کوئی حکم ایسا نہیں جو انسان کے لئے بوجھ کا رنگ رکھتا ہو۔

مجھے تعجب آتا ہے بعض یہاں کے احمدیوں پر کہ اُنہیں سالہا سال اِس سلسلہ میں شامل ہوئے پر گزر گئے مگر ابھی تک وہ دینی احکام پر عمل کرنے میں سُستی سے کام لیتے ہیں اور اُن کی رُوحانیت پر ایک جمود کی سی کیفیت طاری ہے۔ اِن کے مقابلہ میں بعض یورپین احمدی ایسے ہیں جنہیں اِس سلسلہ میں شامل ہوئے گو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہؤا ہے مگر اِس جوش اور اِس اخلاص کے ساتھ اسلامی احکام پر عمل پیرا ہیں کہ اُن کو دیکھ کر انتہائی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ حالانکہ یہاں کا احمدی اُس ماحول میں نہیں رہتا جس ماحول میں ایک یورپین احمدی رہتا ہے۔ مگر باوجود اِس کے کہ وہ ایک ایسے ماحول میں رہتا ہے جو دینی رُوح سے کوسوں دُور ہے پھر بھی وہ اسلامی حکم پر عمل کرنے میں مسابقت کی رُوح اپنے اندر رکھتا ہے۔"

(الازھار لذوات الخمار حصہ دوم ص ۸، ص ۹)

محترمہ ثریا بیگم اہلیہ ملک منور احمد صاحب وفات پا گئیں

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک منور احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ واقفِ زندگی ۹ جنوری ۱۹۷۵ء کو قریباً سوا گیارہ بجے دن بعمر ۴۸ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۱۰ جنوری ۱۹۷۵ء کو بوقت دس بجے دن مسجد مہدی گولبازار ربوہ سے ملحقہ میدان میں پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت مخیّر اور ہمدرد خاتون تھیں۔ غرباء اور تعلق داروں سے بہت پیار اور شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنی یادگار تین بیٹے تنویر احمد، نصیر احمد اور مشرف احمد چھوڑے ہیں۔

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالبرکات ربوہ کی بھانجی اور بہو اور مکرم چوہدری نور محمد صاحب سٹیشن ماسٹر ساہیوال اور مکرم میجر منظور احمد صاحب راولپنڈی کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور دین و دُنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کتابیں مرتّب اور شائع کرنا ہوں گی جو مختصر بھی ہوں اور جامع بھی اور ہر حصۂ عمر کے لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔ ایسی کتب کی تیاری کے سلسلہ میں حضور نے ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید پر مشتمل ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یہ کمیٹی فوری طور پر کام شروع کر کے اِس امر کا انتظام کرے کہ ہمارے عقائد کی وضاحت پر مشتمل کتب اِس سال کے دوران مرتّب ہو کر شائع ہو جائیں اور پھر انہیں ہر حصۂ عمر کے افرادِ جماعت کے ہاتھوں میں پہنچایا جائے اور بڑے اور چھوٹے سب ان کا بغور مطالعہ کر کے اپنے عقائد کے بارہ میں تفصیلی علم حاصل کریں اور ان میں پختہ ہو جائیں۔ اِس ضمن میں حضور نے ایک بنیادی نوعیت کی کتاب خود رقم فرمانے کے ارادہ کا بھی اظہار فرمایا۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا دوسرا امر علاوہ ان کتابوں کے دُنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کرانے کا ہو گا تاکہ تمام دُنیا میں انہیں پھیلایا جا سکے۔

بریگیڈیئر سید ممتاز احمد صاحب کی والدہ صاحبہ محترمہ سخت بیمار ہیں اور نیول ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴